تبلیغی جماعت

حقائق و معلومات کے اُجالے میں

مولفہ
علامہ ارشد القادری مدیر "جامِ نور" جمشید پور

الناشر
مظہرِ فیضِ رضا برج منڈی لائل پور

بڑے بھولے بھالے بڑے اللہ والے
ریاض آپ کو بس ہمیں جانتے ہیں!

تبلیغی جماعت

حقائق و معلومات کے اُجالے میں

مولفہ
علامہ ارشد القادری مدیر "جام نور" جمشید پور

الناشر
مظہر فیض رضا — برج منڈی — لائل پور

نام کتاب ——— تبلیغی جماعت
مولف ——— علامہ ارشد القادری
طابع ——— الکتاب۔ لاہور
ناشر ——— مظہر فیض رضا۔ برج منڈی۔ لائلپور
کاتب ——— محمد شریف گل۔ لاہور
قیمت ——— 7/50 روپے

فرماتا ہے: مَاكَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ٥ (احزاب پ ۲۲) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی جوان مرد کے باپ نہ ہیں نہ آئندہ ہوں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔

قرآن کریم پر ایمان رکھنے والا آدمی اس آیت کا انکار کس طرح کر سکتا ہے۔ پس احمدیوں کا ہرگز یہ عقیدہ نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ خاتم النبیین نہیں تھے۔ جو کچھ احمدی کہتے ہیں وہ صرف یہ ہے کہ خاتم النبیین کے وہ معنی جو اس وقت مسلمانوں میں رائج ہیں نہ تو قرآن کریم کی مذکورہ بالا آیت پر چسپاں ہوتے ہیں اور نہ ان سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور شان اُس طرح ظاہر ہوتی ہے جس عزت اور شان کی طرف اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے۔" (پیغام احمدیت صفحہ ۱)

ختم نبوت کے انکار پر تبلیغی جماعت اور قادیانی جماعت کا اتفاق

اب میں وہ بحث شروع کرتا ہوں جسے پڑھنے کے بعد دیر تک آپ سکتے کی حالت میں رہیں گے۔ مذکورہ بالا قادیانی عبارت سے یہ بات اچھی طرح صاف ہو گئی کہ وہ سرکار انور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا انکار نہیں کرتے بلکہ خاتم النبیین کے اس معنیٰ کا انکار کرتے ہیں جو عام مسلمانوں میں رائج ہیں اور اسی انکار پر انھیں ختم نبوت کا منکر کہا جاتا ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ خاتم النبیین کا وہ کون سا معنیٰ ہے جو عام مسلمانوں میں رائج ہے اور سب سے پہلے اس معنیٰ کا انکار کس نے کیا ہے — تو اس سلسلے میں پھر قادیانی کتاب کی ایک عبارت پڑھیے، لکھتے ہیں:

"تمام مسلمان فرقوں کا اس پر اتفاق ہے کہ سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں کیونکہ قرآن مجید کی نص وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ میں آپ کو خاتم النبیین قرار دیا گیا ہے نیز اس امر پر بھی تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے لفظ خاتم النبیین

بطور مدح وفضیلت ذکر ہوا ہے۔

اب سوال صرف یہ ہے کہ لفظ " خاتم النبیین " کے کیا معنیٰ ہیں؟ یقیناً اس کے معنیٰ ایسے ہی ہونے چاہئیں جن سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت اور مدح ثابت ہو۔

اسی بنا پر حضرت مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانیٔ مدرسۂ دیوبند نے عوام کے معنوں کو نادرست قرار دیا ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:

عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنیٰ ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانے کے بعد ہے اور آپ سب میں " آخری نبی " ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم اور تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں وَلٰکِن رَّسُولَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے "۔ (رسالہ تحذیر الناس ص ۳ ۔

(رسالہ خاتم النبیین کے بہترین معنیٰ ص ۴ شائع کردہ قادیان)

قادیانی کتاب کی مذکورہ بالا عبارت سے چند باتیں معلوم ہوئیں جو درج ذیل ہیں:

۱۔ پہلی بات تو یہ معلوم ہوئی کہ مولانا محمد قاسم نانوتوی بانیٔ مدرسہ دیو بند کی صراحت کے مطابق " خاتم النبیین " کے لفظ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو " آخری نبی " سمجھنا معاذ اللہ یہ ناسمجھوں کا خیال ہے۔ سمجھدار لوگ خاتم النبیین کے لفظ سے حضور کو " آخری نبی " نہیں مانتے۔ انہی سمجھداروں میں ایک سمجھدار مولانا نانوتوی بھی ہیں۔

۲۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ اس معنیٰ ایں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے یعنی حضور کے آخری نبی ہونے کا سب سے پہلے مولانا نانوتوی نے کیا ہے — کیونکہ قادیانی جماعت کے لوگ اس سلسلے میں نانوتوی صاحب ہی کو اپنا امام مانتے ہیں۔ اگر انھوں نے انکار میں پہل کیا ہوتا تو وہ نانوتوی صاحب کی پیروی کا دعویٰ ہرگز نہ کرتے جیسا کہ ایک قادیانی مصنف نے نہایت صفائی کے ساتھ اپنی کتاب میں اس کا اعتراف کیا ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں:

"جماعت احمدیہ خاتم النبیین کے معنوں اور تشریح میں اسی مسلک پر قائم ہے جو ہم نے سطور بالا میں جناب مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی کے حوالہ جات سے ذکر کیا ہے"۔ افادات قاسمیہ ص ۱۶۔

۳۔ اور تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ خاتم النبیین بمعنی آخری نبی کے انکار کے سلسلے میں مرزا قادیانی اور نانوتوی صاحب، دونوں کے انداز فکر اور طرز استدلال میں پوری پوری یکسانیت ہے۔ وہاں بھی حضور پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شان کا سہارا لیا گیا ہے اور یہاں بھی مقام مدح کہہ کر حضور ہی کو عظمت و برتری کو بنیاد بنایا جا رہا ہے۔ وہاں بھی کہا گیا ہے کہ یہ معنی عوام میں رائج ہے اور یہاں بھی کہہ رہے ہیں کہ یہ معنی عوام کے خیال میں ہے۔

اتنی عظیم مطابقتوں کے بعد اب کون کہہ سکتا ہے کہ اس مسئلے میں دونوں کا نقطۂ نظر الگ الگ ہے۔ دنیا سے انصاف اگر رخصت ہو گیا ہے تو اب اس سے انکار کی گنجائش نہیں ہے کہ قادیان اور دیوبند دونوں ایک ہی تصویر کے دو رُخ ہیں۔ دونوں ایک ہی منزل کے دو مسافر ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ کوئی پہنچ گیا ہے اور کوئی رہگزر میں ہے۔

پس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا انکار کرنے کی وجہ سے اگر قادیانی جماعت کو منکر ختم نبوت کہنا امر واقعہ ہے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ اسی انکار کی بنیاد پر تبلیغی جماعت (دیوبندی جماعت) کو بھی منکر ختم نبوت نہ قرار دیا جائے۔

آپ کہیں گے قادیانی جماعت کے لوگ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک نیا نبی مانتے ہیں اس لیے انھیں منکر ختم نبوت کہا جاتا ہے۔ میں کہوں گا یہی عقیدہ تو تبلیغی جماعت کا بھی ہے جیسا کہ ان کی کتاب "تحذیر الناس" میں لکھا ہوا ہے:

"اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے"۔ ص ۱۴

"اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہ آئے گا"۔ ص ۲۸

غور فرمائیے۔ اب جب تبلیغی جماعت کے یہاں بھی بغیر کسی شرعی قباحت کے حضور کے بعد کوئی نیا نبی پیدا ہو سکتا ہے تو قادیانی جماعت کا اس سے زیادہ کیا قصور ہے کہ جو چیز تبلیغی جماعت کے نزدیک ممکن تھی اُسے انہوں نے واقع بنا لیا۔ اصل کفر تو نئے نبی کے امکان کے عقیدے سے وابستہ تھا جب معاذ اللہ وہی کفر نہ رہا تو اب کسی نئے مدعیِ نبوت کو باز رکھنے کا ہمارے پاس کیا ذریعہ رہا۔ اس لیے بنیادی سوال کے لحاظ سے تبلیغی جماعت اور قادیانی جماعت کے درمیان کوئی جوہری فرق نہیں ہے۔ میری اس رائے سے اگر تبلیغی جماعت کے لوگوں کو اختلاف ہو تو میں ان سے مطالبہ کروں گا کہ وہ کھلے بندوں یہ اعلان کر دیں کہ "تحذیر الناس" ان کی کتاب نہیں ہے یا اس میں حضور کے آخری نبی ہونے کو عوام کا خیال کہہ کر جو نا درست بتایا گیا ہے وہ اس نئے عقیدہ سے متفق نہیں ہیں۔ اور اگر وہ ایسا نہیں کر سکتے تو اسلامی دُنیا کا جو الزام قادیانی جماعت پر ہے وہی الزام تبلیغی جماعت پر بھی ثابت ماننا پڑے گا۔

ان ساری بحثوں سے میرا مدعا یہ ہے کہ ختم نبوت کے انکار کی بنیاد پر اگر قادیانی جماعت کی تبلیغی تحریک ایک سچے مسلمان کے لیے قابل قبول نہیں ہے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ اسی بنیاد پر تبلیغی جماعت کو بھی ایک سچے مسلمان کے لیے ناقابل قبول نہ قرار دیا جائے۔

ویسے جہاں تک کہنے کا سوال ہے تو قادیانی جماعت کے لوگ بھی کہنے کی حد تک اسلام ہی کا نام لیتے ہیں لیکن جہاں تک کرنے کا سوال ہے تو اس کی شکایت صرف قادیانی جماعت ہی سے نہیں تبلیغی جماعت سے بھی ہے۔ وُہ لوگ بھی اسلام کا نام لے کر کفر کی تبلیغ کرتے ہیں۔ یہ بھی دین کا ڈنکا پیٹ کر بے دین بنانے کی مہم چلاتی ہے۔ عقیدۂ حق کی سلامتی کو خطرہ دونوں سے ہے۔

اتنی تفصیل کے بعد بھی اگر تبلیغی جماعت کی ہلاکت خیزیوں کو محسوس کرنے کے لیے ذہن کا کوئی گوشہ تاریک رہ گیا ہو تو ورق اُلٹیے اور چھٹے باب کا مطالعہ کیجیے۔
